صحاح ستہ

اور

فقہ حنفیہ

یہ کہنا کہ فقہ حنفیہ صحاح ستہ کے خلاف ہے۔ حنفی عامل بالحدیث نہیں یہ قول سراسر غلط ہے اس کے جواب میں یہ مقالہ حاضر خدمت ہے۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین امابعد

فقہ حنفیہ کی تائید میں کافی احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ اگر یہ حدیثیں نہ بھی ہوتیں جب بھی فقہ حنفیہ کی صداقت میں کلام نہیں۔ اس لئے کہ جب فقہ حنفیہ مرتب ہوا صحاح ستہ کا وجود تک نہ تھا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ (تابعی المتوفی ۱۵۰ھ) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملنے والے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز ادا فرماتے دیکھا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نماز کے مطابق فقہ حنفیہ کی نماز جو عین اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کو مرتب فرمایا۔ اب صحاح ستہ کی احادیث مبارکہ جو فقہ حنفیہ کی تائید کرتی ہیں ان کو بیان کرتا ہوں جو اصل کتب صحاح ستہ (بخاری مسلم ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) دیکھنا چاہے فقیر ہر وقت دکھانے کے لئے تیار ہے۔

☆...... صحیح بخاری صفحہ ۷۶ جلد اول، صحیح مسلم صفحہ ۲۲۴ جلد اول

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا اشتد الحر فابر دوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم

جب گرمی سخت ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے۔ [۱]

☆...... ابو داؤد صفحہ ۹۷ جلد اول

---

[۱]: اس مضمون کی حدیث بخاری صفحہ ۷۸ جلد اول السنن الکبری للبیھقی صفحہ ۴۳۸ جلد اول، کنز العمال صفحہ ۲۱۹ جلد ہشتم، نصب الرایہ صفحہ ۲۲۸ جلد اول میں بھی ہے۔ فیضی

نماز میں صفوں کو چونے گچ کرو اور صفوں کو ایک دوسرے کے قریب کرو اور گردنوں کو برابر کرو۔

فائدہ: معلوم ہوا ٹانگیں چوڑی کرکے کھڑے ہونا احادیث صحاح ستہ کے خلاف ہے۔

☆...... ابو داؤد صفحہ ۱۱۲ جلد اول

تکبیر تحریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابل کیا پھر اللہ اکبر فرمایا۔

☆...... مشکوۃ شریف صفحہ ۷۵ بحوالہ بخاری ومسلم ہے۔

حضور اکرم ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر کرتے

☆...... مشکوٰۃ شریف صفحہ ۷۷ بحوالہ ابو داؤد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگوٹھے تکبیر تحریمہ میں کانوں کے برابر کئے۔

☆...... ابو داؤد صفحہ ۷۵ جلد اول

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں۔

☆...... ایسا ہی ترمذی صفحہ ۳۳ جلد اول میں ہے۔

☆...... ابو داؤد ۷۵ صفحہ جلد اول

متواتر دو حدیثیں۔ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہتھیلی کو ہتھیلی کی پشت پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔

☆...... ابو داؤد شریف صفحہ ۱۲۱ جلد اول

حضور ﷺ نماز الحمد سے شروع کرتے (بسم اللہ زور سے نہیں پڑھی)

☆...... مسلم شریف صفحہ ۱۷۲ جلد اول

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز الحمد سے شروع فرماتے (بسم اللہ زور سے نہیں پڑھی)

☆...... ابن ماجہ صفحہ ۵۹ جلد اول

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے۔ ۱

☆...... سنن نسائی صفحہ ۱۴۴ جلد اول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا اور ہمیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز پڑھائی ہم نے ان سے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔ ۲

☆...... ابو داؤد صفحہ ۱۲۱ جلد اول

ابو داؤد نے بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنے کا باب باندھا ہے۔

☆...... اسی طرح امام نسائی نے نسائی صفحہ ۱۴۴ جلد اول میں اسی قسم کا باب باندھا ہے

☆...... بخاری صفحہ ۱۰۸ جلد اول

۱۔ شرح معانی الآثار صفحہ ۱۱۹ جلد اول، جامع ترمذی صفحہ ۳۳ جلد اول، مسند امام اعظم صفحہ ۵۸، نسائی صفحہ ۱۰۵ جلد اول

۲۔ مسلم صفحہ ۱۷۲ جلد اول۔ طحاوی صفحہ ۱۱۹ جلد اول مسند احمد صفحہ ۵۷ جلد اول، ابن خزیمہ صفحہ ۲۴۹ جلد اول۔

ابو جلیل فیضی غفرلہ

رکوع میں ملنے سے رکعت مل جاتی ہے معلوم ہوا فاتحہ خلف الامام فرض نہیں۔

☆...... سنن نسائی صفحہ۱۴۶ جلد اول

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا۔

☆...... ایسا ہی ترمذی شریف صفحہ۴۲ جلد اول میں ہے۔

☆...... ایسا ہی مسلم شریف صفحہ۱۷۲ جلد اول میں دو مقامات پر ہے۔

☆...... ایسا ہی نسائی شریف صفحہ۱۴۶ جلد اول میں ہے۔

☆...... نسائی شریف صفحہ۱۴۷ جلد اول

جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

☆...... صحیح بخاری صفحہ۱۰۱ جلد اول

حضور اکرم ﷺ نے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا پورا طریقہ بغیر فاتحہ کے بتایا

☆...... سنن ابن ماجہ صفحہ۶۱ جلد اول

اذا قراء فانصتوا جب امام قرأت کرے تم خاموش رہو۔

☆...... یہ حدیث دو مرتبہ ابن ماجہ میں ہے۔

☆......نسائی شریف صفحہ۱۴۶ جلد اول

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ　کی شرح میں ہے۔ اذا قرء فانصتوا جب امام قرأت کرے خاموش رہو۔

☆...... یہ حدیث نسائی شریف میں دو مرتبہ آئی ہے۔

☆...... ترمذی صفحہ ۴۲ جلداول

''من صلی رکعة لم یقرء فیھابام القران فلم یصل الاان یکون وراء الامام'' ھذاحدیث حسن صحیح

جس نے بغیر فاتحہ نماز پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی مگر امام کے پیچھے بغیر فاتحہ کے نماز ہو جائے گی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆...... یہ حدیث ترمذی شریف میں دو مقامات پر آئی ہے۔ (واقعی بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی جب اکیلا ہو یا امام ہو)

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۳۴ جلداول

نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین آہستہ کہی و خفض بھا صوتہ

☆...... بخاری شریف صفحہ ۱۰۹ جلداول پر دو حدیثیں۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۴۰ جلداول۔

☆......سنن ابو داؤد شریف صفحہ ۱۳۱ جلداول۔

☆...... سنن نسائی شریف صفحہ ۱۷۰ جلداول۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر رفع یدین صحابی کو نماز سکھائی۔

☆...... ابن ماجہ صفحہ ۷۵ جلداول میں ہے۔

بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا چاہیے رکوع وسجود میں رفع یدین نہیں کرنا چاہیے۔ صرف بائیں طرف گر کر بیٹھنا منع ہے۔

☆...... نسائی شریف صفحہ ۱۶۲ جلداول میں ہے۔

☆...... ابو داؤد صفحہ ۱۴۷ جلداول میں ہے۔

☆...... سنن نسائی صفحہ۱۳۲ جلد اول میں ہے۔

جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ رکوع وسجود کی تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں سورۃ فاتحہ پڑھنا صرف امام کا کام ہے۔ مقتدی کا نہیں امام کی اقتدا میں فاتحہ پڑھنا جائز نہیں۔

☆...... مسلم شریف صفحہ۱۷۰ جلد اول

بذات خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا۔

☆...... نسائی شریف صفحہ۱۵۸ جلد اول

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز میں نہ رفع یدین عند الرکوع والسجو اور نہ جلسہ استراحت۔

☆...... ایسا ہی مسلم شریف صفحہ۱۶۹ جلد اول میں ہے۔

☆...... نسائی شریف صفحہ۱۶۱ جلد اول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں تو آپ نے نماز پڑھی سوائے ایک دفعہ کے رفع یدین نہیں کیا یعنی ہاتھ نہیں اٹھائے اب بتایئے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز بغیر رفع یدین ہوئی یا نہیں۔

☆...... ایسا ہی ابو داؤد صفحہ۱۱۶ جلد اول میں ہے۔

☆...... ابو داؤد شریف صفحہ۱۱۶ جلد اول میں ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے

دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے قریب کرتے پھر رفع یدین نہ کرتے۔

☆...... یہ حدیث ابو داؤد شریف میں دو مرتبہ آئی ہے۔

☆...... نسائی شریف صفحہ ۱۵۸ جلد اول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں راوی نے کہا کیوں نہیں! عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف پہلی دفعہ رفع یدین کیا پھر نہیں لوٹایا۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۳۵ جلد اول

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی مثل نماز پڑھی سوائے تکبیر تحریمہ کے پھر رفع یدین نہ کیا، فرمایا یہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ہے جو بغیر رفع یدین کے ہے۔

☆...... ابو داؤد شریف صفحہ ۱۱۴ جلد اول میں ہے۔

تابعین حضرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع یدین عندالرکوع والسجود مانتے تھے۔

☆...... مسلم شریف صفحہ ۱۸۱ جلد اول

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رفع یدین کرتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری حدیث ایک اور واقعہ کے متعلق

ہے۔ اس حدیث سے تعلق نہیں۔

دلیل نمبر۱:۔ پہلی حدیث جو ہم نے نقل کی ہے اس میں واقعہ یوں ہے خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت کا ذکر نہیں بلکہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اور پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور دوسری حدیث میں واقعہ اور ہے کنا اذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ تو سلام کے وقت اشارہ کرتے اور تیسری حدیث میں مع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

دلیل نمبر 2 :۔ جو ہم نے عدم رفع یدین کے متعلق حدیث بیان کی ہے۔ اس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں مالی اراکم رافعی ایدیکم صاف رفع یدین کا ذکر ہے۔ جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور باقی دونوں حدیثوں میں سے ایک میں تو تومون بایدیکم تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو اور تیسری حدیث میں ما شانکم تشیرون بایدیکم موجود ہے کیا ہے تمہارا شان کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سلام کے وقت اشارہ کرتے تھے اور پہلی حدیث میں صاف رفع یدین کے الفاظ ہیں جس سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع فرما رہے ہیں۔

دلیل نمبر 3 :۔ آخر میں ارشاد فرمایا اسکنوا فی الصلوٰۃ نماز میں سکون اختیار کرو نماز میں سلام کے وقت اشارہ کرنے سے اسکنوا فی الصلوٰۃ فر...

صلی اللہ علیہ وسلم صادق نہیں آتا کیونکہ وہ فی الصلوۃ کا مصداق ہی نہیں۔

☆...... نسائی شریف صفحہ ۱۶۴ جلد اول حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی پھر ترک فرمادی۔

☆...... یہ حدیث نسائی شریف میں تین مقامات پر ہے۔

☆...... نسائی صفحہ ۱۶۴ جلد اول قنوت نازلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک فرمادی حضرات ابوبکر، عمر، عثمان علی رضی اللہ عنہم نے قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔

☆...... بخاری شریف صفحہ ۱۳۶ جلد اول صرف ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی گئی۔

☆...... بخاری شریف میں تین مقامات پر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۵۷ جلد اول

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی فجر کی دو سنتیں رہ جائیں تو چاہیے کہ سورج چڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

☆...... ابو داؤد شریف صفحہ ۲۸ جلد اول میں ہے:۔

سرکار ﷺ نے فرمایا وتر حق (بمعنی واجب) ہے پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں وتر حق ہے۔ تو جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ ہم سے نہیں وتر حق ہے تو پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت میں سے نہیں۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۵۰ جلد اول

سرکار ﷺ نے فرمایا نماز جوڑا جوڑا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک تشہد ہے۔

☆...... مسلم شریف صفحہ ۲۱۴ جلد اول، ابو داؤد شریف صفحہ ۱۵۱ جلد اول

سجدہ سہو بعد از سلام ہے۔

☆...... ابو داود شریف صفحہ۱۵۳ جلد اول

عید کے دن جمعہ جائز اور ظہر فرض ہوتی ہے۔

☆...... ابو داؤد شریف صفحہ۱۵۳ جلد اول

سرکار ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں تو جو چاہے اس کو جمعہ بھی جائز ہے اور ہم دونوں کو جمع کرنے والے ہیں۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ۱۱۹ جلد اول

اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں۔ جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے 20 بیس رکعت تراویح روایت کی گئی ہے اور یہی حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے اور حضرت ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں تراویح پڑھتے تھے۔

☆...... مسلم شریف صفحہ۲۹۳ جلد اول، بخاری شریف صفحہ۹۳۸ جلد دوم

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

☆......ابو داؤد صفحہ۲۱۶ جلد اول

میں دو مقامات پر دعا میں ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ہے۔

پہلی حدیث میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے۔ اپنے دونوں ہاتھوں کی اندر کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا فرماتے۔

دوسری حدیث میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب زندہ ہے کریم ہے اپنے بندے سے حیا کرتا ہے جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے یہ کہ ان کو خالی لوٹادے۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۳۰۰ جلد دوم

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ اس کی بغلیں ظاہر ہو جائیں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال مگر اس کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے جب تک جلدی نہ کرے۔

☆...... ابن ماجہ صفحہ ۲۸۲ جلد اول باب رفع الیدین فی الدعا

☆...... بخاری شریف صفحہ ۹۳۸ جلد دوم باب رفع الایدی فی الدعا

حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی صحابہ نے بغلوں کی سفیدی دیکھی

☆...... یہی حدیث بخاری شریف میں اس کے ساتھ ہے۔

☆...... ابو داؤد شریف صفحہ ۲۱۷ جلد اول

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے اسی قسم کی حدیث ابو داؤد صفحہ ۲۷ جلد اول میں ہے۔

☆...... ابو داؤد صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ جلد اول میں دو مقامات پر موجود ہے۔

☆...... ابو داؤد صفحہ ۲۲۰ جلد اول

ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور اکرم ﷺ کی وصیت ہے۔

☆...... ابو داؤد صفحہ ۲۱۶ جلد اول میں دو حدیثیں اس کے جواز کی ہیں۔

☆...... ترمذی شریف صفحہ ۷۶ جلد اول نوافل کے بعد دعا جائز ہے۔

☆......ابو داؤد شریف صفحہ ۲۱۵ جلد اول نماز کے بعد درود شریف اور دعا جائز ہے

☆......مسلم شریف صفحہ ۳۱۳،۲۹۳ جلد اول

تین دفعہ دعا مانگنا جائز اور مستحب ہے۔

☆......کھانے پر ختم کا ثبوت ابو داؤد صفحہ ۲۸۵ جلد اول میں ہے۔

☆......نذرانے پر دعا کا ثبوت ابن ماجہ صفحہ ۱۲۹ جلد اول میں ہے۔

ان بیاسی حوالہ جات سے ثابت ہوا ہے۔ فقہ حنفیہ عظیم فقہ ہے۔ جس کی تائید صحاح ستہ سے بھی ہوتی ہے۔ دیگر کتب احادیث میں بھی فقہ حنفیہ کی تائید میں کافی دلائل موجود ہیں۔ ضعیف ضعیف کی رٹ عبث ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں یہ ضعف کے وجوہ موجود نہ تھے۔ کیونکہ ضعیف راوی ابھی پیدا ابھی نہ ہوئے تھے۔

هذا ما ظهر لی فی هذا الباب والله ورسوله اعلم بالصواب

ناجی فرقہ

سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت

مذاہب اربعہ میں سے

احق، اصح اور اقرب الی الحق

مذہب امام اعظم

رحمۃ اللہ علیہ

ہونے کا ثبوت

سبب تالیف

غیر مقلدین تقریراً وتحریراً یہ عام پروپیگنڈا کررہے ہیں کہ حنفی مذہب قرآن وحدیث کے مخالف اور متصادم ہے سادہ لوح احناف سعودی ویزوں اور ریالوں کے لالچ میں اس پروپیگنڈہ کا شکار ہورہے ہیں۔

اولاً:۔ اس مقالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ حنفی مذہب قرآن وسنت کے عین مطابق اور اقرب الی الحق ہے۔

ثانیاً:۔ آج کل دیوبندی صاحبان حنفیت کی آڑ میں اعتزال اور وہابیت پھیلا رہے ہیں خالص حنفیوں پر شرک وبدعت کے فتوے لگا کر عوام کو اپنے دام تزویر میں پھنسا کر نجدیت کی طرف لے جا کر غیر مقلدین کے لئے راہ ہموار کررہے ہیں لہذا ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنے حنفی بھائیوں کو اپنے امام اعظم اور حنفی علماء کے عقائد سے آگاہ کیا جائے۔

مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے ارشادات بزرگان

ارشاد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالی علیہ :۔

خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پیر ومرشد کتاب ہشت بہشت صفحہ ۲۵ وکتاب انیس الارواح صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں امام اعظم کوئی تیس (یا چالیس) سال تک رات کو نہیں سوئے اور آپ کا پہلو مبارک زمین پر نہیں لگا۔ پھر فرمایا کہ جب انہوں نے آخری حج کیا تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کعبے کے دروازے پر آئے اور کہا دروازہ کھولو آج کی رات خداوند تعالی کی عبادت کرلیں کون جانتا ہے کہ دوسری دفعہ مجھے حج کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو دروازہ کھل گیا امام اعظم اندر چلے گئے خانہ کعبہ کے

دوستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع وسجود پورا کر کے (نماز ختم کرنے کے بعد) کہا اے خداوند میں نے تیری اطاعت ایسی نہیں کی جیسا کہ اطاعت کا حق تھا اور میں نے نہیں پہچانا تجھے جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا۔ غیب سے آواز آئی کہ اے ابوحنیفہ تو نے پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا میں نے تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے پیرو ہیں اور وہ لوگ جو تیرے مذہب (حنفی) پر چلیں گے انہیں بخشا۔ ثابت ہوا تمام حنفی مغفور ہیں۔

ارشاد بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۔

راحت القلوب صفحہ ۵۶ اور ہشت بہشت صفحہ ۱۵۴ میں فرماتے ہیں:۔

مذہب کے شجرے سے ضرور واقف ہونا چاہئے پھر فرمایا کہ جس طرح مرید کو اپنے پیر کا شجرہ جاننا ضروری ہے اسی طرح مذہب کا شجرہ جاننا بھی ضروری ہے کہ پروردگار سے کس طرح ملتا ہے پھر فرمایا کہ اگر سوال کیا جائے تو کس کے مذہب میں ہے تو کہو کہ امام اعظم کوفی کے مذہب میں ہیں جو بعینہ حضور علیہ السلام کا مذہب ہے اور خدا تعالیٰ تک ملنے کا ذریعہ ہے۔ (ملخصاً)

ارشاد محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۔

افضل الفوائد مرتبہ امیر خسرو صفحہ ۵۶، ۵۷ اور ہشت بہشت صفحہ ۳۷۲، ۳۷۳ میں ہے امام اعظم نے تیس سال تک پشت مبارک زمین پر نہ لگائی اور نہ اس عرصے میں سوئے پھر جناب کی بزرگی کے بارے میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان میں آپ نے ایک سوبیس مرتبہ قرآن شریف ختم کیا ہر روز چار مرتبہ قرآن مجید

ختم کیا کرتے تھے بعد ازاں فرمایا کہ جب امام ابو یوسف نے سنا کہ امام اعظم دن میں چار مرتبہ قرآن شریف ختم کرتے ہیں تو فرمایا کہ چونکہ ہم بھی آپ کے مذہب میں ہیں اس لئے ہمیں بھی کچھ کرنا چاہئے تاکہ قیامت کے دن آپ کے روبرو شرمندہ نہ ہوں۔

داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ ثم لاہوری کا ارشاد:۔

داتا صاحب کشف المحجوب اردو صفحہ ۲۱۲ میں فرماتے ہیں۔ خواب میں رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور فرما رہے ہیں ابوحنیفہ تجھے اللہ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے بنایا ہے گوشہ نشینی کا عزم نہ کر چنانچہ آپ نے خدمت دین شروع کر دی اور بڑے بڑے مشائخ کرام کے مثل ابراہیم بن ادھم اور فضیل بن عیاض، داؤد طائی، بشر حافی رحمھم اللہ وغیرہ ہم کے استاد ہوئے۔

صفحہ ۲۱۶ میں لکھا۔ حضرت یحیٰ بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کی یارسول اللہ میں حضور کو کہاں تلاش کروں فرمایا ابوحنیفہ کے علم کے نیچے، میں (یعنی داتا ہجویری) ایک بار شام میں تھا اور حضرت بلال مؤذن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار کے سرہانے سو رہا تھا کہ اپنے کو مکہ معظمہ میں دیکھا اور اسی خواب میں دیکھا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں اور ایک بزرگ معمر کو اپنے پہلو میں اس طرح لے رکھا ہے جیسے بچوں کو شفقت سے لیتے ہیں میں فرط محبت سے دوڑا اور حضور کے پائے اقدس کو چومنے لگا اور میں اس تعجب میں تھا کہ یہ معمر حضور کے اتنے محبوب کون ہیں؟ حضور میرے تعجب کو نور نبوت سے سمجھ

گئے مجھے فرمانے لگے یہ تیرا امام ہے اور تیرے شہر کے لوگوں کا امام ہے یعنی ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اس خواب کے بعد اس ہستی پاک کے ساتھ امید قوی ہے اور میرے اہل شہر بھی بالخصوص امیدوار ہیں اور اس خواب سے میرا یہ خیال بھی صحیح ہوگیا کہ حضرت امام انہیں پاک ہستیوں سے میں سے تھے جو اوصاف طبع سے فانی اور احکام شرع کے ساتھ باقی وقائم ہیں۔ اس لئے کہ ان کے چلانے والے حضور علیہ السلام ہی ہیں اور جب ان کے قائد خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں تو فانی الصفت ہوئے اور نبی کی صفت بقاسے قائم ہے یہی وجہ ہے کہ پیغمبر سے صدور خطا ناممکن ہے جو اس ذات کے ساتھ قائم ہے اس سے بھی خطا نہیں ہوسکتی یہ درحقیقت ایک نہایت لطیف رمز ہے۔

جس کی نماز نہیں وہ ولی نہیں ہوسکتا

اکابرین اولیاء، داتا ہجویری، خواجہ اجمیری، خواجہ عثمان ہارونی، بابا فریدالدین، خواجہ محبوب الٰہی دہلوی، پیر سواگ، خواجہ نقشبند، شاہ سلیمان تونسوی، خواجہ نور محمد مہاروی سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے اگر حنفیوں کی نماز صحیح نہیں تو یہ اللہ کے ولی کیسے ہوگئے؟ اگر ان کو اولیاء اللہ مانتے ہو تو حنفی نماز عین سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق ہے۔

مقلدین سے حدیث لینا جائز اور تقلید شرک فی الرسالت؟

غیر مقلدین جن آئمہ حدیث (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی) سے احادیث لیتے ہیں وہ سب کے سب مقلد تھے ان میں سے کوئی بھی غیر مقلد نہ تھا اگر تقلید شرک فی الرسالت ہے تو مشرکین سے احادیث لینا کیسے جائز ہے؟

تحمید وتمہید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! غیر مقلدین اپنے رسالہ شمع توحید میں لکھتے ہیں آج سے تقریباً اسی سال پہلے سب مسلمان قریباً اسی خیال کے تھے جس کو آج کل بریلوی حنفی خیال کہا جاتا ہے۔ ۱؎ ہمارے ہاں وہابیت نجدیت کی موذی مرض ابھی چند سالوں سے پیدا ہوئی ہے اس کی ساری ذمہ داری ان دیوبندی مولویوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے نجدی وہابی مذہب کو عربی مذہب کے لباس میں پیش کیا جب حرمین شریفین کے سرکاری تنخواہ خور اماموں کی نمازیں لوگوں نے دیکھیں تو یہاں آکر وہ بھی رفع یدین کرنے لگے اور اہل حدیث کہلوانے لگے اہل حدیث ہونا ان کا محض دعویٰ ہے اگر وہ واقعی اہل حدیث ہوتے تو ہر حدیث پر عمل کرتے۔ وہ حدیثیں تو لے لیتے ہیں جن کا مطلب اسماعیل دہلوی نے اپنے خیال کے مطابق سمجھا ہے اور وہ حدیثیں جن پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قابل عمل ہونے کے لئے مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے اور تابعی ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام کو جس طرح نماز پڑھتے دیکھا ان کو چھوڑ دیتے ہیں امام اعظم فرماتے ہیں اذا صح الحدیث فھو ملھبی (میزان الکبریٰ جلد اول صفحہ ۳۵) جب مجھے صحیح حدیث ملی تو میں نے اسے اپنا مذہب قرار دیا میرے مذہب کا کوئی عمل خلاف حدیث نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر حدیث سنت نہیں اور ہر سنت حدیث کے مطابق ہے۔ ہم بحمد للہ اہل سنت ہیں ہم حدیثوں میں سے سنت رسول تلاش کرتے ہیں ہمیں جس امام پر اعتماد ہے ان کا زمانہ زمانہ نبوی ﷺ کے قریب ہے وہ تابعی ہیں صحابہ کرام کو انہوں

۱؎۔ شمع توحید صفحہ ۵۲ از ثناء اللہ غیر مقلد وہابی۔ ابو الجلیل فیضی غفرلہ

نے نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے جن احادیث سے استدلال فرمایا کہ پہلے ہاتھ کانوں کی لوتک اٹھاؤ پھر رفع یدین نہ کرو امام کے ساتھ الحمد نہ پڑھو امام کے خلف یعنی سلام پھیرنے کے بعد تمہاری کوئی رکعت رہتی ہو تو پھر فاتحہ پڑھو۔ آمین آہستہ کہو، ہاتھ زیرناف باندھو ان کو ضعیف کہنا زبردست مغالطہ ہے۔ کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب ان احادیث سے استدلال فرما کر اپنا فقہ قرآن وسنت کے مطابق مرتب فرمایا تو وہ ضعیف راوی جن کی وجہ سے بعد کے محدثین کرام، بخاری ومسلم وغیرہ کو روایت ضعیف ہو کر ملی امام اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیدا ہی نہ ہوئے تھے۔

اسناد میں ان کا شامل ہونا بہت بعد کی بات ہے لہذا کسی غیر مقلد وہابی کو یہ ثابت کرنا آسان نہیں کہ یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ عنہ کو ضعیف ہو کر ملی علمائے اہل سنت کو خیال رکھنا چاہئے کہ ضعیف ضعیف کی رٹ لگانے والے سے وجہ ضعف پوچھیں پھر یہ تحقیق کریں کہ یہ ضعف امام اعظم رضی اللہ عنہ سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟

انشاء اللہ وہابی جی پانی مانگ جائیں گے!

حنفیت عین دین مصطفیٰ (ﷺ) ہے:۔ حنفیوں کو غیر مقلدین یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب دین مصطفیٰ (ﷺ) کے مدمقابل ایک نیا مذہب ہے۔ (معاذ اللہ) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے فروعات میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید اس لئے کی ہے کہ انہوں نے ہم کو قرآن وسنت سے واضح کر کے بتلایا کہ حضور ﷺ کا آخری عمل اولاً کانوں تک ہاتھ اٹھانا پھر رفع یدین نہ کرنا، آمین آہستہ کہنا امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کا حکم وغیرہ ہے غیر مقلدین نے اپنے اعمال رفع یدین آمین

بالجہر ،امام کے پیچھے الحمد پڑھنا وغیرہ صدیوں بعد کے لوگوں سے اخذ کئے اور ہم نے ایک تابعی سے اخذ کئے اگر اسماعیل دہلوی وغیرہ پر اعتماد کرنا اور ان کی بات مان کر ان کی تقلید کرنا شرک فی الرسالت نہیں تو امام اعظم رضی اللہ عنہ پر اعتماد کرنا کیسے شرک فی الرسالت ہو گیا فقیر نے اس مقالہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن وسنت کے مطابق اصح طریقہ نماز حنفیوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر مقلدین کو صحیح سمت چلنے کی توفیق بخشے کہ وہ بزرگان احناف کے خلاف ہرزہ سرائی سے باز آئیں وماتوفیقی الاباللہ

ہر مسئلہ کے ساتھ حوالہ کتب پر اکتفا کیا گیا ہے حوالہ کی تفصیل کے لئے اصل کتب ملاحظہ فرمائیں ۔کوئی صاحب حوالہ غلط ثابت کر دکھائیں منہ مانگا انعام دوں گا۔ ان صحیح حوالہ جات کی موجودگی میں غیر مقلدین کو چاہیے کہ اپنا شتر بے مہار اور اسپ بے لگام مذہب چھوڑ کر امام اعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی اور تقلید کے صدقے قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں گردن کا مسح کرنا مستحب ہے

اس کا ثبوت مندرجہ ذیل کتب میں ہے:۔ التلخیص الحبیر صفحہ ۶، مسند فردوس مع تسوید القوس صفحہ ۴۴، طحاوی صفحہ ۹۳ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۴۸۱ جلد سوم التلخیص صفحہ ۹۲ جلد اول، معجم طبرانی بحوالہ غایۃ المقصود صفحہ ۱۳۷ جلد اول معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۴۲ جلد دوم، کشف الاستار عن زوائد البزار صفحہ ۸۸ جلد اول، تلخیص صفحہ ۳۴، ابو نعیم بحوالہ زجاجہ صفحہ ۱۰۲۔

فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھنا افضل ہے

اس کا ثبوت مندرجہ ذیل کتب احادیث میں ہے۔ نسائی صفحہ ۶۵ جلد اول، ابو یعلی

۳۹۱ جلد اول، کتاب الآثار صفحہ ۲۸، ابو داؤد نسخہ ابن الاعرابی، بیہقی صفحہ ۳۱ جلد سوم، مسند احمد صفحہ ۱۱۰ جلد اول دار قطنی صفحہ ۲۸۶ جلد اول، محلی ابن حزم صفحہ ۳۰ جلد سوم، منتخب کنز العمال صفحہ ۳۵۰ جلد دوم، اعلاء السنن صفحہ ۱۴ نصب الرایہ صفحہ ۳۱۴ مسند اہل بیت صفحہ ۱۷۴، الجواہر النقی علی البیہقی صفحہ ۳۱ جلد دوم۔ المغنی صفحہ ۴۷۳ جلد اول، ترمذی ۵۹ جلد اول، آثار السنن صفحہ ۱۷، تحفۃ الاحوذی صفحہ ۲۱۴۔

کوئی غیر مقلد قیامت تک صحاح ستہ سے سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا

امام نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھے

اس کا ثبوت مندرجہ ذیل کتب احادیث میں ہے۔

مجمع الزوائد صفحہ ۱۰۸ جلد دوم، نسائی صفحہ ۱۰۵ جلد اول، مسلم شریف صفحہ ۱۷۲ جلد اول، بخاری شریف صفحہ ۱۷۱ جلد اول، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۹۳ جلد نہم ابن ابی شیبہ صفحہ ۴۱۱ جلد اول، تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۳۰۹، ۳۰۶ جلد اول۔

غیر مقلدین کا جہری نمازوں میں بسم اللہ جہراً پڑھنا بدعت ضلالہ ہے۔

مسلمانو! سوچو! یہ حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت؟

امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہئے

ارشاد خداوندی ہے۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رکھو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قُرِئَ واحد کا صیغہ بیان فرمایا یعنی امام اور اکیلا نماز پڑھنے والا قرأت کرے اور فَاسْتَمِعُوْا اور وَاَنْصِتُوْا جمع کا صیغہ بیان کر کے مقتدیوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا ان تفاسیر معتبرہ وکتب احادیث کے حوالے ملاحظہ ہوں کہ یہ آیت مقتدیوں کو امام کے پیچھے خاموش رہنے کے بارے اتری۔

تفسیر طبری صفحہ ۱۰۳،۱۱۰ جلد نہم، کتاب القراۃ للبیھقی صفحہ ۸۷،۸۸، تفسیر درمنثور صفحہ ۱۵۶ جلد سوم، فتاویٰ کبریٰ صفحہ ۱۶۸ جلد دوم، ابن کثیر صفحہ ۲۸۱ جلد دوم، روح المعانی صفحہ ۱۵۰ جلد نہم، تفسیر مظہری صفحہ ۵۰۷ جلد سوم، فتاویٰ ابن تیمیہ صفحہ ۱۶۸ جلد دوم، تفسیر کشاف صفحہ ۵۲۳ جلد اول، تفسیر بیضاوی صفحہ ۳۰۸ جلد اول، تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۷۲ جلد دوم، تفسیر ابو السعود صفحہ ۵۰۳ جلد چہارم، جلیل القدر صحابہ ابن عمر، ابن عباس، ابن مسعود ابن معقل کے نزدیک آیت کریمہ قرأت خلف الامام کی ممانعت کے بارے اتری بیہقی میں ہے صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرے قرآن مجید میں محبوب علیہ السلام کو حکم فرمایا جب جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے قرآن پڑھے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ معلوم ہوا تلاوت قرآن کے وقت خاموش رہنا ضروری ہے۔ مذہب امام اعظم کی تائید قرآن مجید سے ہو رہی ہے۔

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اذا قرء فانصتوا جب امام قرأۃ کرے تم خاموش رہو۔ ملاحظہ ہو۔

مسلم صفحہ ۱۷۲ جلد اول، مسند امام احمد صفحہ ۴۱۵ جلد چہارم، صحیح ابو عوانہ

صفحہ ۱۳۳ جلد دوم (دو احادیث) ابن ماجہ صفحہ ۶۱ (دو احادیث) نسائی صفحہ ۱۰۷ جلد اول (دو احادیث) مسند امام احمد صفحہ ۲۷۶ جلد دوم، کتاب القراۃ للبیہقی صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۵۵، ابو داؤد صفحہ ۱۴۰ جلد اول، مشکوۃ صفحہ ۸۱، دار قطنی صفحہ ۳۲۸ جلد دوم، طحاوی صفحہ ۱۲۸۔

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو قراۃ الامام لہ قراۃ تو امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے کیونکہ امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے مقتدی کو قرأت کی ضرورت نہیں ملاحظہ ہو کتاب القراۃ للبیہقی صفحہ ۱۲۶، ۱۵۳، ۱۵۶، ۱۶۳، ۱۷۰، ۱۸۳، مؤطا امام محمد صفحہ ۹۵، مسند ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۷۷ جلد اول مسند احمد بن منیع بحوالہ فتح القدیر صفحہ ۲۹۵ جلد اول، دار قطنی صفحہ ۳۳۱ جلد اول (قرأت جہری ہو یا سری مقتدی خاموش رہے) ابن ماجہ صفحہ ۶۱، طحاوی صفحہ ۱۰۶۔

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے نماز کی کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر یہ کہ امام کے پیچھے تو فاتحہ کے بغیر نماز ہو جائے گی۔ ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۱۴۹ جلد اول، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۱۲۰ جلد اول کتاب القراۃ للبیہقی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۶، ۱۷۳، ۱۷۱، دار قطنی صفحہ ۳۲۷ جلد اول۔

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر فاتحہ نماز پڑھے نماز نہیں ہوتی یہ حکم اکیلا پڑھنے والے کے لئے ہے۔ ترمذی صفحہ ۱۷ اجلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۱۹ جلد اول۔

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہوتی ہے سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی جائے۔

ملاحظہ ہو کتاب القراۃ للبیھقی صفحہ ۱۷۱۔

☆......ارشاد مصطفیٰ ﷺ لاقراۃ خلف الامام ۔امام کے پیچھے قرأت جائز نہیں۔

(دارقطنی صفحہ ۳۲۰، کتاب القراۃ للبیھقی صفحہ ۱۷۵،۱۲۲،۱۷۳)

تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کی آپ نے سختی سے منع فرمایا پھر سب نے آپ کے پیچھے قرأت ترک کردی مؤطا امام مالک صفحہ ۶۹ ، ابن ماجہ صفحہ ۶۱ (دو احادیث)، ترمذی صفحہ ۴۳، ۱۷ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ جلد اول نسائی صفحہ ۱۶۲ جلد اول، مسلم صفحہ ۱۷۲ جلد اول، نسائی ۱۰۶ جلد اول (تین احادیث) مسند امام احمد صفحہ ۳۴۵ جلد پنجم، الجواھر النقی صفحہ ۱۶۲ جلد دوم طحاوی صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۴۹، ۱۵۰ جلد اول، مؤطا امام مالک صفحہ ۲۹، ۹۸ کتاب القراۃ للبیھقی صفحہ ۱۷۷، ۱۲۶، ۱۴۴، ۱۵۱، ۱۷۶، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۷۶۔

☆......مرض وفات میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آخری نماز صحابہ کو پڑھائی آپ نماز میں اس وقت شامل ہوئے جب کہ صحابہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد شروع سے نہ پڑھی بلکہ قرأت وہاں سے شروع کی جہاں ابوبکر پہنچے تھے معلوم ہوا نماز میں الحمد پڑھنا فرض نہیں ملاحظہ ہو ابن ماجہ صفحہ ۸۸ طحاوی صفحہ ۱۷۶ جلد اول مسند

احمد صفحہ ۱۹۷ جلد اول، دار قطنی صفحہ ۳۹۹ سنن کبری للبیھقی صفحہ ۸۱ جلد سوم

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب امام ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔ معلوم ہوا مقتدی کے لئے فاتحہ نہیں۔ بخاری صفحہ ۹۴۷ جلد دوم، نسائی ۱۰۷ جلد اول دارمی صفحہ ۲۲۸ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۲۳۳ جلد دوم۔

☆......ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں ملنے سے رکعت مل جاتی ہے اگر فاتحہ پڑھنا فرض ہوتا رکعت نہ ملتی معلوم ہوا مقتدی کے لئے فاتحہ پڑھنا منع ہے ثبوت ملاحظہ ہو۔ بخاری صفحہ ۱۰۸ جلد اول، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۷۱ جلد نہم صفحہ ۲۷۰ جلد اول، طحاوی صفحہ ۲۷۲ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۲۹ جلد اول، المستدرک حاکم صفحہ ۲۱۶ جلد اول، صحیح ابن خزیمہ صفحہ ۴۵ جلد سوم، صحیح ابن حبان مؤطا امام مالک صفحہ ۷ (دو احادیث) مؤطا امام محمد صفحہ ۱۰۳، دار قطنی صفحہ ۳۴۸ جلد اول، سنن کبری صفحہ ۹۰ جلد اول، التعلیق المغنی علی دار قطنی صفحہ ۳۴۷ غیر مقلدین کا مذہب "مدرک رکوع کی رکعت نہیں" احادیث مبارکہ کے خلاف ہے یہ اہل حدیث نہیں منکر حدیث ہیں۔

☆......خلفائے راشدین وجلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین امام کے پیچھے قرأت سے منع فرماتے تھے ملاحظہ ہو مصنف عبد الرزاق صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰ جلد دوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷ جلد اول، کتاب القرأۃ للبیھقی صفحہ ۱۳۵، ۱۵۷، ۱۸۴، ۱۸۵، مؤطا امام محمد صفحہ ۹۴، ۹۶، ۹۸، ۱۰۰، دار قطنی صفحہ ۳۳۲ جلد اول، مجمع الزوائد صفحہ ۱۱۰ جلد سوم، طحاوی صفحہ ۱۵۱، ۱۴۱، ۱۴۸ جلد اول، مؤطا امام مالک صفحہ ۶۶، ۶۸، مسلم صفحہ ۲۱۵ جلد اول

نسائی صفحہ۱۱۱ جلد اول، ترمذی صفحہ۱۷۱ جلد اول، مسند احمد ۴۴۱ جلد ششم کتاب الآثار صفحہ۲۲، الجواهر النقی صفحہ۱۶۶ جلد ششم۔

☆......ستر بدری صحابہ کرام قرأت خلف الامام سے منع کرتے تھے۔

(روح المعانی صفحہ۱۵۱ جلد نہم)

☆......تابعین عظام قرأت خلف الامام سے منع فرماتے تھے ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ۳۷۷، ۳۷۶ جلد اول، کتاب القراۃ صفحہ۹۱، مصنف عبدالرزاق صفحہ۱۳۹ جلد سوم، مؤطا امام محمد صفحہ۴۵۔

☆......تبع تابعین قرأت خلف الامام سے منع فرماتے تھے۔ تحفۃ الاحوذی صفحہ ۳۵۷ فصل الخطاب صفحہ۸۰، فتاویٰ ابن تیمیہ صفحہ۱۶۷، المغنی ابن قدامہ صفحہ ۱۰۹ جلد اول۔

☆......حضرت غوث اعظم بھی قرأت خلف الامام کو درست نہیں سمجھتے تھے ملاحظہ ہو غنیۃ الطالبین صفحہ۳ جلد اول۔

☆......(اقرأ بها فی نفسک یا فی نفسہ کا مطلب) سرکار نے دل کے تصور سے پڑھنے کا حکم فرمایا زبان کے پڑھنے سے منع فرمایا فی نفسک کے معنی تنہا کے بھی آتے ہیں حدیث قدسی میں ہے۔

من ذکرنی فی نفسہ ذکرته فی نفسی جو مجھے تنہا یاد کرے میں اسے تنہا یاد کرتا ہوں۔ اب حدیث کا مطلب واضح ہوگیا۔ یعنی تنہا سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو امام کے ساتھ نہ پڑھو۔

☆......(خلف الامام فاتحہ پڑھنے کا مطلب) فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک دوسرے کے مخالف نہیں۔ غیر مقلدین کی سمجھ کا پھیر ہے۔ بیہقی کی حدیث لا صلاۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب خلف الامام میں حکم مسبوق کے متعلق ہے جو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر مسبوق امام کے بعد بقیہ رکعتیں ادا کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ خلف کا معنی بعد میں مستعمل ہونا قرآن سے ثابت ہے۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

ہم نے اس واقعہ کو عبرت بنادیا ان لوگوں کے لئے جو اس کے سامنے تھے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے بعد آنے والے تھے (ترجمہ تفسیر ابن جریر طبری صفحہ ۲۶۵ جلد اول) غیر مقلدین اس حدیث خلف الامام والی کا جو ترجمہ کرتے ہیں وہ نص قطعی قرآنی فاستمعوا اور وانصتوا کے خلاف ہے اس لئے خلف کے معنی میں تاویل کی جائے گی کیونکہ فرمان رسول قرآن کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ لہذا قرآن کے مطابق معنی ہوگا مسبوق امام کے بعد والی رکعتوں میں اگر فاتحہ نہ پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔ امام کے پیچھے خاموش رہنا ضروری ہے جو کہ حکم خدا ہے۔ مذہب امام اعظم پر قرآنی مہر تصدیق ثبت ہے

☆...... فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے ان رکعتوں میں فاتحہ کی جگہ تسبیح پڑھنا اور خاموش رہنا بھی جائز ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری صفحہ ۱۰۷ جلد اول، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۶۱ جلد نہم، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۱۰۰ جلد دوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۷۲ جلد اول۔

☆...... تسبیح کہنے کا ثبوت مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۷۲ جلد اول، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۱۰۱ جلد دوم۔

☆......خاموش رہنے کا ثبوت۔ مصنف عبدالرزاق صفحہ ۱۰۱ جلد دوم۔

☆......غیر مقلدین کا نزل الابرار صفحہ ۷۸ جلد اول میں سورۃ ملانے کا حکم دینا صراحۃً مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور دعویٰ اہل حدیث ہونے کا؟

آمین آہستہ کہنی چاہیے

فرشتوں کی آمین ہم نہیں سنتے لہٰذا فرشتوں کی طرح آمین کہنا آہستہ کہنے کا حکم ہے ملاحظہ ہو مسند احمد صفحہ ۲۳۲ جلد دوم، نسائی صفحہ ۱۰۷ جلد اول، دارمی صفحہ ۲۲۸ جلد اول، صحیح ابن خزیمہ صفحہ ۲۸۹ جلد اول۔

☆......حضور ﷺ آمین آہستہ کہتے تھے ملاحظہ ہو۔ ابو داؤد صفحہ ۱۱۳ جلد اول ترمذی صفحہ ۵۹،۵۸ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۳۱۶ جلد چہارم، دارقطنی صفحہ ۳۳۴ جلد اول، منحۃ المعبود فی ترتیب مسند ابی داؤد الطیالسی صفحہ ۹۲ المستدرک للحاکم صفحہ ۲۳۲ جلد دوم، بیہقی صفحہ ۵۷ جلد دوم۔

☆......صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمین آہستہ کہتے تھے۔ آیت کریمہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ میں صحابہ کرام کو حکم تھا کہ محبوب خدا ﷺ کی آواز سے تمہاری آواز بلند نہ ہو اس لئے اس حکم خداوندی کے بعد حضور ﷺ کے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے پر اپنی آوازیں حضور ﷺ کی آواز سے بلند نہیں کرتے تھے بلکہ آہستہ آمین کہتے تھے آواز بلند کرنے میں حبط اعمال کا خطرہ تھا غیر مقلدین کی روایات اس آیت کے نزول سے پہلے کی ہیں۔ صحابہ کرام و دیگر بزرگان کا آہستہ آمین کہنا مندرجہ ذیل کتب میں ہے۔ کنز العمال صفحہ ۲۷۴ جلد ہشتم، البنایہ شرح ہدایہ

صفحہ ۶۲۰ جلداول ،محلی ابن حزم صفحہ ۲۰۶ جلددوم وجلدسوم، شرح معانی الآثار للطحاوی صفحہ ۱۴۰ جلداول، الجواھر النقی صفحہ ۴۸ جلداول، صفحہ ۵۸ جلددوم معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۶۳ جلدنہم ،مصنف عبدالرزاق صفحہ ۸۷،۹۶ جلددوم مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۵۳۶ جلددوم، کتاب الآثار صفحہ ۲۲، المجموع شرح المھذب صفحہ ۳۷۳ جلدسوم، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۷۱ جلداول، کتاب الام صفحہ ۱۰۹ جلداول ،تفسیر کبیر صفحہ ۱۳۱ جلد چہارم۔

☆......غیر مقلدین کے رسالہ اثبات آمین بالجھر صفحہ ۲۰ میں آہستہ آمین کہنے والوں کو یہودی قرار دیا آپ خود سوچیں ان کے غلیظ فتویٰ سے کیا عظیم شخصیات صحابہ و بزرگان محفوظ رہیں؟

عام نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرنا چاہیے

(مذہب امام اعظم کو تائید رحمانی) ارشاد خداوندی ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بے شک مومن فلاح پاگئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں تفسیر ابن عباس صفحہ ۲۶۷ طبع مصر میں ہے۔ لایرفعون ایدیھم فی الصلاۃ خشوع کرنے والے وہ لوگ ہیں جو عام نمازوں میں رفع یدین نہیں کرتے۔

احادیث وکتب معتبرہ کے حوالے ملاحظہ ہوں۔ صحیح ابی عوانہ صفحہ ۹ جلددوم مسند حمیدی صفحہ ۲۷۷ جلددوم، خلافیات بیہقی بحوالہ نصب الرایہ صفحہ ۴۰۴ جلداول کنزالعمال صفحہ ۲۰۳ جلد چہارم، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۶۹ جلداول، نصب الرایہ صفحہ ۳۹۰ جلداول، ترمذی صفحہ ۵۹ جلداول، ابوداؤد صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۶ جلداول، نسائی

صفحہ ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۳۳ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۳۸۸، ۴۲۲ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۳۶ جلد اول، شرح معانی الآثار للطحاوی صفحہ ۱۵۴ جلد اول، سنن الکبریٰ للبیہقی صفحہ ۷۸ جلد دوم، جامع المسانید صفحہ ۳۵۵ جلد اول، دارقطنی صفحہ ۲۹۴ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۱۴، ۱۰۹، ۱۰۵ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۳۴۳ جلد پنجم مسلم ۱۸۱ جلد اول، احکام الاحکام صفحہ ۷۳، ابن ماجہ صفحہ ۱۷۵۔

خلفائے راشدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے

ملاحظہ ہو دارقطنی صفحہ ۲۹۵ جلد اول، بیہقی صفحہ ۷۹ جلد دوم، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع صفحہ ۲۰۷ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۳۷ جلد اول شرح معانی الآثار للطحاوی صفحہ ۱۵۴، ۱۵۶ جلد اول، موطا امام محمد صفحہ ۹، بیہقی ۸۹ جلد دوم۔

جلیل القدر صحابہ کرام تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷ جلد اول، شرح معانی الآثار للطحاوی صفحہ ۱۵۶، ۱۵۵ جلد اول، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۷۱، جلد دوم، موطا امام محمد صفحہ ۸۸، ۹۰، کتاب الحجۃ صفحہ ۹۵ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۱۴۶ جلد دوم ابوداؤد صفحہ ۱۰۸ جلد اول، بسط الیدین، نیل الفرقدین صفحہ ۹۵ جلد اول، ترمذی صفحہ ۵۹ جلد اول، دارقطنی صفحہ ۲۹۵ جلد اول۔

امام مالک کے نزدیک عدم رفع

ملاحظہ ہو المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۶۸ جلد اول، الفقہ علی المذاھب الاربعہ صفحہ ۲۵۰ جلد اول۔

ترک رفع یدین پر اہل مدینہ کا اجماع

ملاحظہ ہو ہدایۃ المجتہد صفحہ ۹۷ جلد اول، بدائع الفوائد صفحہ ۳۲ جلد چہارم۔

ترک رفع یدین پر فقہا کا اجماع

ملاحظہ ہو شرح معانی الآثار صفحہ ۱۵۶ جلد اول، نووی شرح مسلم صفحہ ۱۶۸ جلد اول۔

رفع یدین سنت متروکہ ہے

جسے حضور ﷺ نے ترک فرمادیا ملاحظہ ہو۔ عمدۃ القاری شرح بخاری ثبوت شئے بقائے شئے کو ہمیشہ مستلزم نہیں ہوا کرتا ثبوت شئے اور ہے اور بقاء شئے اور ہے غیر مقلدین کی پیش کردہ حدیث دو کذاب راویوں کی وجہ سے موضوع و من گھڑت ہے۔

نماز میں جلسہ استراحت نہیں کرنا چاہیے

ملاحظہ ہو ابو داؤد صفحہ ۱۰۷ جلد اول، ترمذی صفحہ ۶۵، مسند احمد صفحہ ۳۴۳ جلد پنجم، بخاری ۱۱۳ جلد اول، ۵۱۶ جلد دوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۵۳۹۴ جلد اول، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۶۶ جلد نہم، سنن کبریٰ بیہقی صفحہ ۱۲۵ جلد دوم، الجواھر النقی صفحہ ۲۵۔

عذر کے بغیر اسے جائز بلکہ سنت سمجھنا غیر مقلدین کی جہالت اور سنت رسول ﷺ کے ساتھ کھلی عداوت و بغاوت ہے۔

دونوں قعدوں میں ایک طرح ہی بیٹھنا مسنون ہے اور تورک مسنون نہیں

ملاحظہ ہو ترمذی صفحہ ۶۵ جلد اول، طحاوی صفحہ ۱۷۸ جلد اول، مسند احمد

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن حبان بحولہ نیل الاوطار صفحہ ۲۸۲ جلد دوم، نسائی صفحہ ۱۳۱ جلد اول، مسلم صفحہ ۱۹۴ جلد اول، سنن کبریٰ بیہقی صفحہ ۱۲۰ جلد دوم مجمع الزوائد صفحہ ۸۶ جلد سوم، بخاری صفحہ ۱۱۴ جلد اول، جس کام سے حضور ﷺ نے منع فرمایا غیر مقلدین اسے سنت کہتے ہیں اسی کو عمل بالحدیث کہتے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فرض واجب اور سنت مؤکدہ کے پہلے قعدے میں تشہد سے آگے کچھ نہیں پڑھنا چاہیے

ملاحظہ ہو نسائی صفحہ ۱۳۲ جلد اول، ترمذی صفحہ ۸۵ جلد اول، مسند امام احمد صفحہ ۴۵۹ جلد اول، صحیح ابن خزیمہ صفحہ ۳۵۰ جلد اول، مسند ابی یعلی صفحہ ۳۳۷ جلد ہفتم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶ جلد اول۔

حضور ﷺ پہلے قعدہ میں درود پڑھنے سے منع فرمائیں اور غیر مقلدین اسے مستحب کہیں۔ یہ حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت؟

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگنا صحیح ہے

ملاحظہ ہو ترمذی صفحہ ۱۸۷ جلد دوم، ابو داؤد صفحہ ۲۱۲ جلد اول، نیل الاوطار صفحہ ۳۳۱ جلد دوم، مسند امام احمد صفحہ ۳۰۵ جلد ششم، ابن ماجہ صفحہ ۲۶، مسند احمد صفحہ ۲۴۷ جلد پنجم، ابو داؤد صفحہ ۲۱۳ جلد دوم، نسائی صفحہ ۱۹۲، ترمذی صفحہ ۱۹۶، ۱۷۶ جلد دوم ۸۷ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۲۰۹ جلد اول، ابن ماجہ صفحہ ۲۸۴، جز رفع الیدین للامام البخاری صفحہ ۱۷، ۲۳، نسائی، ابن خزیمہ، مصنف ابن ابی شیبہ، بحوالہ سنیۃ رفع

الیدین فی الدعا بعد الصلوۃ المکتوبۃ لمحمد بن عبدالرحمن الزبیدی صفحہ ۲۲، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی صفحہ ۴۶، تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۵۲ جلد اول کتاب الزھد والرقاق للامام عبداللہ بن مبارک صفحہ ۴۰۵، البدایہ والنہایہ صفحہ ۳۲۸ جلد ششم، حضور ﷺ ہر نماز کے بعد دعا مانگتے تھے، ابو داؤد صفحہ ۲۱۷ جلد اول قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ فرمایا یعنی پس جب نماز سے فارغ ہو دعا کے لئے ہاتھ اٹھا۔ تفسیر عزیزی مطبوعہ دیوبند تمام تفاسیر معتبرہ میں یہی معنی درج ہے بیضاوی جلالین، کبیر، مظہری، جمل، روح البیان، غیر مقلدین کی تفسیر فتح القدیر للشوکانی اور ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدیق حسن غیر مقلد۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام سے قولاً و عملاً ثابت ہے حضور علیہ السلام و صحابہ کرام نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی انفراداً بھی اجتماعاً بھی اس کو غیر مقلدین کا بدعت و حرام قرار دینا حدیث کی مخالفت ہے یا موافقت؟

عورت اور مرد کی نماز میں فرق

معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۱۸ جلد ۲۲، میں ہے حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا مرد تکبیر تحریمہ میں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت چھاتی کے برابر۔

جز رفع الیدین بخاری صفحہ ۷، ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۳۹ جلد اول میں ہے عورت مرد کی طرح تکبیر تحریمہ میں رفع یدین نہ کرے۔ مراسیل ابو داؤد صفحہ ۸، سنن کبریٰ للبیہقی صفحہ ۲۲۳ جلد دوم۔ میں ہے عورت کا حکم سجدہ کی حالت میں مرد کی طرح نہیں ہے۔ عورت سجدہ

میں پیٹ کورانوں سے چپکا لے بیٹھے توران کوران سے چپکا لے ملاحظہ ہو کنز العمال صفحہ ۵۴۹ جلد ہفتم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰ جلد اول، بیہقی صفحہ ۲۲۲ جلد دوم جامع المسانید صفحہ ۴۰۰ جلد اول، دیگر فرق مندرجہ ذیل کتب میں ہیں۔ بخاری صفحہ ۱۶۰ مسلم صفحہ ۱۸۰، ترمذی صفحہ ۸۵، ۸۶ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۹۴ جلد اول، السعایہ صفحہ ۱۵۶ جلد اول میں ہے۔ عورتوں کے لئے سنت سینے پر ہاتھ باندھنا ہے ہدایہ صفحہ ۱۰۰، ۱۱۱ جلد اول، کتاب الام صفحہ ۱۱۵ جلد اول، المغنی لابن قدامہ صفحہ ۵۶۲ جلد اول۔

نابالغ کی امامت جائز نہیں ہے

ملاحظہ ہو منتقی الاخبار مع شرحہ نیل الاوطار صفحہ ۱۷۱ جلد سوم، کنز العمال صفحہ ۲۶۳ جلد ہشتم، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۸۵ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۴۹، ۳۴۹ جلد اول، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۳۹۸ جلد دوم، المغنی لابن قدامہ صفحہ ۲۲۸ جلد دوم۔ غیر مقلدین کے لئے اقوال صحابہ حجت نہیں اس لئے نابالغ کی امامت جائز کہتے ہیں یہ حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت؟

صفوں کی درستگی کندھے سے کندھا ملانا سنت ہے نہ کہ قدم سے قدم ملانا

ملاحظہ ہو ابو داؤد صفحہ ۹۷ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۰۰ جلد اول، ترمذی صفحہ ۵۳ جلد اول، مؤطا امام محمد صفحہ ۸۶، نسائی صفحہ ۱۰۳ جلد اول میں ہے قدموں کو ملانا خلاف سنت ہے۔ المغنی صفحہ ۱۱ جلد دوم عبداللہ ابن عمر قدموں کو بہت دور دور نہ کرتے تھے۔ غیر مقلدین کا مسنون عمل کو چھوڑ کر غیر مسنون چیز پر عمل کرنا یہ حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت؟

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

ملاحظہ ہو ترمذی صفحہ ۶۶ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۲۱،۱۲۵ جلد اول، نسائی صفحہ ۱۰۷ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۳۵۳ جلد چہارم، کنز العمال صفحہ ۲۶۳ جلد ہشتم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۳۹ جلد دوم۔

نزل الابرار صفحہ ۱۱۰،۱۳۱ جلد اول میں غیر مقلدین کا اسے جائز سمجھنا حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت؟

نماز میں جان بوجھ کر کلام کرے یا بھولے سے کلام کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

ملاحظہ ہو مسلم صفحہ ۲۰۳،۲۰۴ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۶۰،۱۹۰ جلد اول، مسند حمیدی صفحہ ۵۲ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۳۳ جلد اول، نسائی صفحہ ۱۳۷ جلد اول ترمذی صفحہ ۹۲ جلد اول، شرح معانی الآثار للطحاوی صفحہ ۳۰۲ جلد اول دارقطنی صفحہ ۱۷۴ جلد اول، کتاب الحجۃ للامام محمد صفحہ ۲۵۷ جلد اول مصنف عبدالرزاق صفحہ ۳۲۹،۳۳۰ جلد دوم۔

غیر مقلدین کا عرف الجادی صفحہ ۲۳ اور دستور المتقی صفحہ ۱۲۳ میں اسے جائز کہنا حدیث کے ساتھ موافقت ہے یا مخالفت؟

وتر واجب ہیں

ملاحظہ ہو ابو داؤد صفحہ ۲۰۱ جلد اول، المستدرک للحاکم صفحہ ۳۰۲،۳۰۵،۳۰۶ جلد اول ۱۷۵،۳۰۰ جلد چہارم ۵۹۳ جلد سوم، بخاری صفحہ ۱۳۶ جلد اول، مسلم صفحہ

۲۵۷ ۲۵۸ جلد اول، دار قطنی صفحہ ۲۲ جلد دوم، ترمذی صفحہ ۱۰۳ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۷ جلد ششم، صحیح ابن حبان بحوالہ الدرایہ، منحۃ المعبود فی ترتیب ابو داؤد الطیالسی صفحہ ۱۱۹ جلد اول، کشف الاستار عن زوائد البزار صفحہ ۳۵۲، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۸، ۱۰ جلد سوم، موطا امام مالک صفحہ ۱۰۹ ، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۷، ۲۹۰ جلد دوم۔

غیر مقلدین کا وجوب سے انکار حدیث مصطفیٰ ﷺ سے کھلی بغاوت ہے۔

وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھنی چاہئیں

اور وتر کی پہلی دو رکعت کے بعد قعدہ واجب ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری صفحہ ۱۵۴ جلد اول مسلم صفحہ ۲۶۱، ۲۵۴ جلد اول، نسائی صفحہ ۱۹۱، ۱۹۶، ۱۹۴ جلد اول، طحاوی صفحہ ۱۹۲، ۱۹۶، ۲۰۱ جلد اول، موطا امام محمد صفحہ ۱۴۵ دار قطنی صفحہ ۳۵ جلد دوم المستدرک للحاکم صفحہ ۳۰۵ جلد اول، ترمذی صفحہ ۱۰۶ جلد اول، مسند احمد ۴۰۶ جلد سوم صفحہ ۱۵۶ جلد ششم، صفحہ ۲۲۷ جلد اول، صفحہ ۱۲۳ جلد پنجم، ابو داؤد ۲۰۱ جلد اول، ابن ماجہ ۸۳

حضور ﷺ وتر کی دو رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے

ملاحظہ ہو مسند احمد صفحہ ۱۵۶ جلد ششم، نسائی صفحہ ۱۳۰، ۱۹۱ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۵۹ جلد دوم، المستدرک للحاکم صفحہ ۳۰۴ جلد اول، دار قطنی صفحہ ۳۲ جلد دوم، بخاری صفحہ ۱۳۵ جلد اول، ترمذی صفحہ ۸۷ جلد اول، مجمع الزوائد صفحہ ۱۳۹ جلد دوم، مسلم صفحہ ۱۹۴ جلد اول، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب

لابن عبدالبر صفحہ ۷۱ جلد چہارم، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۲۸ جلد سوم، دارقطنی صفحہ ۲۸ جلد دوم، مجمع الزوائد صفحہ ۲۴۲ جلد دوم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے

ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۲۰۲ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴ جلد دوم مصنف عبدالرزاق صفحہ ۳۰ جلد سوم، موطا امام محمد صفحہ ۱۴۵۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتر تین رکعت پڑھتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۵ جلد دوم، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۳۴ جلد سوم۔

جلیل القدر صحابہ اور اکابرین ملت تین رکعات وتر کے قائل ہیں

ملاحظہ ہو۔ موطا امام محمد صفحہ ۱۴۶، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۷۲ جلد نہم طحاوی صفحہ ۲۰، ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴ جلد اول، کنز العمال صفحہ ۶۶ جلد ہشتم مصنف عبدالرزاق صفحہ ۲۶، ۳۶ جلد سوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۳، ۳۰۲، ۲۹۴ جلد دوم، بخاری صفحہ ۱۲۵ جلد اول۔

اہل اسلام کا اجماع ہے کہ وتر ایک سلام سے تین رکعات ہیں

ملاحظہ ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۴ جلد دوم، بعض نسخوں میں چھاپہ کے فرق سے صفحہ ۳۰۲ جلد دوم۔

حضور علیہ السلام آپ کے صحابہ جمیع اہل اسلام وتر تین رکعات ایک سلام سے پڑھیں اور غیر مقلدین اسے منہی عنہ قرار دیں یہ حدیث کی مخالفت نہیں تو اور کیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا سارا سال واجب ہے

اور دعائے قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا مسنون ہے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنی چاہیے۔

ان سب باتوں کے ثبوت کے لئے ملاحظہ ہوں اخرجہ السراج بحوالہ آثار السنن صفحہ ۲۰۷، مجمع الزوائد صفحہ ۱۳۹ جلد دوم، قنوت قبل الرکوع کا حوالہ کتاب الآثار صفحہ ۴۱، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰۲، ۳۰۷ جلد دوم، قنوت کے لئے رفع یدین بحوالہ جزء رفع الیدین للامام البخاری صفحہ ۱۸ (ثمن احادیث) طحاوی صفحہ ۱۷۱، ۴۵۵ جلد اول، الاستیعاب صفحہ ۱۷۴ جلد چہارم، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۳۸، ۲۴۳ جلد نہم قبل الرکوع کا ثبوت۔ مسلم صفحہ ۲۳۷ جلد اول بخاری صفحہ ۱۳۶ جلد اول، صفحہ ۵۲۶ جلد دوم، نسائی صفحہ ۱۹۱ جلد اول، ابن ماجہ صفحہ ۸۴، حلیۃ الاولیاء صفحہ ۹۲ جلد پنجم مجمع الزوائد صفحہ ۱۳۸ جلد اول، صفحہ ۱۳۷ جلد دوم، جامع المسانید صفحہ ۳۱۷ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰۲ جلد دوم، المغنی لابن قدامہ الحنبلی صفحہ ۱۶۵ جلد دوم۔

فجر کی سنتیں فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے پر بھی پڑھنی جائز ہیں

جب کہ جماعت میں ملنے کا یقین ہو۔

اس کا جواز اور ان کی اہمیت کے لئے ملاحظہ ہو مسلم صفحہ ۲۵۱ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۵۶ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۷۸ جلد اول (طحاوی صفحہ ۲۵۷ جلد اول، عبداللہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہوئے) معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۲۷۷ جلد نہم

مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۵۱ جلد دوم (عبداللہ بن عمر نے جماعت کھڑی ہونے کی حالت میں سنتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوئے ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۲۵۸، ۲۵۷ جلد اول، تین احادیث) عبداللہ ابن عباس نے بھی ایسے ہی کیا ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۱۵۸ جلد اول دیگر صحابہ کا بھی اسی طرح عمل تھا۔ ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۲۵۸ جلد اول چار احادیث، ابن ماجہ صفحہ ۸۱، موطا امام مالک صفحہ ۱۱۱۔ یہ نام نہاد عامل بالحدیث اس کے خلاف کہتے ہیں ملاحظہ ہو نزل الابرار صفحہ ۱۳۲ جلد اول۔

فجر کی سنتیں پڑھ کر لیٹنا مسنون نہیں

ملاحظہ ہو مسلم صفحہ ۳۵۳ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۵۵ جلد اول، کبھی کبھی آپ کا لیٹنا اس لئے نہیں ہوتا تھا کہ یہ سنت ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لوگوں کو لیٹا ہوا دیکھتے تو پتھر مارتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹ جلد دوم (تین احادیث ممانعت کی) موطا امام محمد صفحہ ۱۴۲۔

مغرب کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مسنون نہیں

ملاحظہ ہو ابو داؤد صفحہ ۱۸۲ جلد اول، کتاب الآثار صفحہ ۳۲، مصنف عبدالرزاق صفحہ ۴۳۵ جلد دوم، کشف الاستار صفحہ ۳۳۴ جلد اول، طبرانی بحوالہ نصب الرایہ صفحہ ۱۴۱ جلد دوم۔

نماز تراویح

حضور ﷺ کی حیات ظاہری میں بھی تھی۔ مسلم صفحہ ۲۵۹ جلد اول، نسائی صفحہ

۲۳۹ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۹۵ جلد اول، معرفة السنن و الآثار للبیقھی صفحہ ۳۹ جلد چہارم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۴ جلد دوم، بیہقی صفحہ ۴۹۶ جلد دوم۔

☆...... معجم کبیر للطبرانی، مسند حمیدی، تاریخ جرجان صفحہ ۲۷۵ میں ہے حضور علیہ السلام نے ایک رات صحابہ کرام کو ۴ رکعت عشاء ۲۰ رکعت تراویح اور تین وتر پڑھائے۔ پورا مہینہ بقاعدہ جماعت نعمت البدعة (بدعت حسنہ) حضرت عمر نے جاری فرمائی۔ ملاحظہ ہو بخاری صفحہ ۲۶۹ جلد اول، کنز العمال صفحہ ۴۰۹ جلد ہشتم۔

☆......۲۰ رکعت تراویح مندرجہ ذیل کتب احادیث سے ثابت ہے۔ کنز العمال صفحہ ۴۰۹ جلد ہشتم، ابو داؤد صفحہ ۲۰۲ جلد اول، سیر اعلام النبلاء صفحہ ۴۰۰ جلد اول مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۳ جلد دوم (دو احادیث) موطا امام مالک صفحہ ۹۸ جلد اول سنن کبریٰ للبیھقی صفحہ ۴۹۶ جلد دوم، مختصر قیام اللیل صفحہ ۱۵۷۔

☆...... حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں ۲۰ رکعت تراویح پڑھی جاتی تھیں۔ ملاحظہ ہو سنن کبریٰ للبیھقی صفحہ ۴۹۶ جلد دوم، معرفة السنن و الآثار صفحہ ۴۲ جلد چہارم، مراقی الفلاح مع حاشیہ صفحہ ۳۳۴۔

☆...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی ۲۰ رکعت تراویح پڑھی جاتی تھی ملاحظہ ہو سنن کبریٰ للبیھقی صفحہ ۴۹۶ جلد دوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۳ جلد دوم، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ مختصر قیام اللیل للمروزی صفحہ ۱۵۷۔

☆......۲۰ رکعت تراویح پر اجماع صحابہ ملاحظہ ہو۔ المغنی لابن قدامہ صفحہ ۱۶۷ جلد دوم، ارشاد الساری شرح بخاری صفحہ ۵۱۵ جلد سوم، مرقاة شرح مشکوة صفحہ

۱۹۴ جلد سوم، شرح النقایہ صفحہ ۲۴۱ جلد دوم، اتحاف السادۃ المتقین صفحہ ۷۰۰ جلد سوم، جلیل القدر تابعین سے ۲۰ رکعت تراویح کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ سنن کبریٰ للبیہقی صفحہ ۴۹۶ جلد دوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۳ جلد دوم (۱۲ احادیث) مختصر قیام اللیل للمروزی صفحہ ۵۸، کتاب الآثار صفحہ ۴۱، ترمذی صفحہ ۱۲۶ جلد اول۔

امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری کے نزدیک ۲۰ رکعت نماز تراویح ہے۔ ملاحظہ ہو بدایۃ المجتہد ۱۵۲ جلد اول۔

☆...... امام شافعی کے نزدیک ۲۰ رکعت ہیں ملاحظہ ہو۔ ترمذی صفحہ ۱۲۶ جلد اول مختصر قیام اللیل للمروزی صفحہ ۲۱۔

☆...... امام احمد بن حنبل کے نزدیک تراویح ۲۰ رکعت ہیں۔ المغنی لابن قدامہ صفحہ ۱۶۷ جلد دوم۔ حضرت غوث الاعظم کے نزدیک ۲۰ رکعت ہیں غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۵ جلد دوم۔ امام غزالی کے نزدیک ۲۰ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے ملاحظہ ہو احیاء العلوم صفحہ ۲۰۱ جلد اول۔

☆...... ابن تیمیہ کے نزدیک ۲۰ رکعت ہیں ملاحظہ ہو۔ فتاویٰ ابن تیمیہ صفحہ ۱۱۲ جلد ۲۳

☆...... مشرق و مغرب کے جمہور علماء کا ۲۰ رکعت پر اجماع واتفاق ہے۔ ملاحظہ ہو بحر الرائق صفحہ ۶۶ جلد دوم۔ تراویح ۲۰ رکعت ہیں یہی جمہور علماء کا قول ہے۔

☆...... مشرق و مغرب کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ملاحظہ ہو در مختار مع حاشیہ شامی صفحہ ۴۵ جلد دوم اجماع ۲۰ رکعت تروایح پر ہے۔ ماثبت بالسنۃ صفحہ ۳۶۴۔

☆...... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۸ جلد دوم میں ۲۰ رکعت تراویح لکھی۔

☆......حضور ﷺ نے تراویح کی ۲۰ رکعت اور تہجد کی ۸ رکعت پڑھیں۔

☆......تہجد اور تراویح الگ الگ نمازیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کے بعد نماز تہجد پڑھی۔ ملاحظہ ہو۔ مسلم صفحہ ۳۵۲ جلد اول۔

☆......حضرت طلق بن علی نے تراویح کے بعد نماز تہجد پڑھی ملاحظہ ہو۔ ابو داؤد صفحہ ۲۰۳ جلد اول۔ تمام بزرگان دین تراویح کے بعد تہجد الگ پڑھتے تھے ملاحظہ ہو۔ مدخل ابن الحاج صفحہ ۲۹۹ جلد دوم، ھدی الساری مقدمہ فتح الباری صفحہ ۲۵۳ جلد دوم۔

☆......حضور ﷺ نماز تہجد ہمیشہ اذان مرغ کے وقت پڑھتے تھے ملاحظہ ہو بخاری صفحہ ۱۵۱ جلد اول۔ اس کے برعکس نماز تراویح حضور علیہ الصلوۃ والسلام، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت نے ہمیشہ شروع رات میں پڑھی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ شرح ترمذی ابو الطیب سندی صفحہ ۱۴۹ جلد دوم۔

☆......شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تراویح و تہجد کے درمیان فرق کے قائل ہیں ملاحظہ ہو حاشیہ مالا بدمنہ صفحہ ۶۹، فتاوی عزیزی صفحہ ۴۸۱ تا ۴۸۶۔

☆......غیر مقلدین کے ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک تہجد و تراویح دو الگ الگ نمازیں ہیں ملاحظہ ہو۔ اہل حدیث کا مذہب صفحہ ۹۶، ۹۷۔

☆......غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں نذیر حسین تراویح کے بعد تہجد (پچھلی رات) پڑھا کرتے تھے۔ (الحیاۃ بعد المماۃ صفحہ ۱۳۸)

لفظ تراویح اور اس کے ساتھ آٹھ رکعت کی ایک حدیث بھی غیر مقلدین کے پاس نہیں۔ خواہ مخواہ کے اہل حدیث بنے ہوئے ہیں۔

سجدہ سہو واجب ہے

سجدہ سہو واجب ہے اور وہ قعدہ اخیرہ میں سلام پھیر کر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد التحیات پڑھ کر سلام پھیرنا چاہیے ملاحظہ فرمائیے۔ بخاری صفحہ ۵۸ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۲۰۵ جلد اول، نسائی صفحہ ۱۴۰، ۱۳۹ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ جلد اول، ترمذی صفحہ ۹۰، ۸۳ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۲۴۷ جلد چہارم، ابن ماجہ صفحہ ۸۶، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۱۳۶ جلد اول، طحاوی صفحہ ۲۹۸، ۲۹۹ جلد اول۔

☆...... مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ملاحظہ ہو۔ دار قطنی صفحہ ۳۷۷ جلد اول، کتاب الآثار صفحہ ۳۷، رحمۃ الامۃ فی اختلاف الآئمۃ صفحہ ۴۳، الاجماع صفحہ ۳۰۔

☆...... بے وضو سجدہ تلاوت جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو ترمذی صفحہ ۱۲ جلد اول، بیہقی ۳۲۵ جلد دوم۔

شرعی مسافر کا سفر ساڑھے ستاون میل اور ۱۵ دن سے کم کا قیام ہے

نماز میں قصر کے لیے مسافت سفر تین دن رات کا سفر ہے جو محققین علمائے احناف کے نزدیک ساڑھے ستاون میل قریباً نوے کلو میٹر ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب الآثار صفحہ ۳۹ کتاب الحجۃ صفحہ ۱۶۸ جلد ۱، کنز العمال صفحہ ۲۳۴ جلد ۸۔

☆...... مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن اقامت کی نیت نہ کرے اس وقت تک قصر کرے گا۔ ملاحظہ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۴۵۵ جلد دوم، کتاب الحجہ للامام محمد صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱ جلد اول، کتاب الآثار صفحہ ۳۹، جامع المسانید صفحہ ۴۰۴ جلد اول

☆......دوران سفر قصر کرنا واجب ہے پوری نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔ بخاری صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ جلد اول، مسلم شریف صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲ جلد اول، (عمدۃ القاری صفحہ ۱۳۳ جلد ۷، رواہ ابن حزم بسند صحیح) مجمع الزوائد، ابن ماجہ صفحہ ۷۶ مجمع الزوائد صفحہ ۱۵۱، ۱۵۴، ۱۵۵ جلد ۲، ترمذی صفحہ ۱۲۲ جلد اول، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۱۲۱، معجم طبرانی صفحہ ۲۸۹ جلد ۲ میں ہے جو سفر میں چار رکعت پڑھے وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔

☆......دورانِ سفر اگر ممکن ہو تو سنتیں بھی پڑھنی چاہئیں۔ ملاحظہ ہو ترمذی صفحہ ۱۲۳ جلد اول، طحاوی صفحہ ۲۸۵، ۲۸۷ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۴۰۵ جلد ۲، ابو داؤد صفحہ ۱۷۹ جلد اول و صفحہ ۶۳ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۴۹ جلد اول، مسلم صفحہ ۲۴۴ جلد اول، مجمع الزوائد صفحہ ۲۳۸ جلد ۲ و صفحہ ۱۶۳ جلد ۲، نووی شرح مسلم صفحہ ۲۴۲ جلد اول، زاد المعاد فی ھدی خیر المعاد صفحہ ۱۳۱ جلد اول۔

جمعہ اور ظہر کا ایک ہی وقت ہے

جمعہ اور ظہر کا ایک ہی وقت ہے۔ ملاحظہ ہو: بخاری صفحہ ۱۲۳ جلد اول، مسلم صفحہ ۲۸۳ جلد اول، معجم اوسط للطبرانی بحوالہ تلخیص الحبیر صفحہ ۵۹ جلد ۲، مؤطا امام مالک صفحہ ۶، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹ جلد ۲۔

جمعہ کی دو اذانیں مسنون ہیں

جمعہ کی دو اذانیں مسنون ہیں۔ ملاحظہ ہو: بخاری صفحہ ۱۲۵ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۵۵ جلد اول، نسائی صفحہ ۱۵۶ جلد اول۔ جمعہ کی دوسری اذان (جو پہلے کہی جاتی ہے)

صحابہ کرام کی موجودگی میں دی جاتی تھی کسی صحابی نے اس پر اعتراض نہ کیا ہر دور میں اس پر عمل ہوتا رہا کسی امام اور کسی فقیہ و مجتہد نے اس سے اختلاف نہیں کیا۔ کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے میری اور خلفائے راشدین کی سنت کولازم پکڑو یہ اذان چونکہ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری ہوئی ہے اس لیے یہ ان کی سنت ہے اور حضور علیہ الصلوۃ و السلام کے حکم کے مطابق اس پر عمل ضروری ہے۔

خطبہ جمعہ کے درمیان نماز پڑھنا اور بات چیت کرنا مکروہ ہے

خطبہ جمعہ کے درمیان نماز پڑھنا اور بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ بخاری صفحہ ۱۲۴، ۱۲۷ جلد اول، مسلم صفحہ ۲۸۰، ۲۸۳ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۷۵ جلد ۵، مسند احمد صفحہ ۲۳۱ جلد اول، مجمع الزوائد صفحہ ۱۸۴ جلد دوم، مؤطا امام مالک صفحہ ۸۸، مسند امام شافعی صفحہ ۱۳۹ جلد اول، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ جلد دوم، نصب الرایہ صفحہ ۲۰۴ جلد دوم، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۱۴۸ جلد اول مصنف عبدالرزاق صفحہ ۲۲۵، ۲۱۰، ۲۰۸ جلد سوم، طحاوی صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵ جلد اول

جمعہ کی نماز سے پہلے اور بعد میں دس رکعات سنت مؤکدہ ہیں

ملاحظہ ہو۔ معجم اوسط للطبرانی بحوالہ نصب الرایہ صفحہ ۲۰۶ جلد اول، مجمع الزوائد صفحہ ۱۹۵ جلد دوم، رواہ النجار بحوالہ کنز العمال صفحہ ۷۴۹ جلد ہشتم مسلم صفحہ ۲۸۸ جلد اول، بخاری صفحہ ۱۲۸ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۱۶۱ جلد اول مصنف عبدالرزاق صفحہ ۲۴۷ جلد سوم، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۳۱۰ جلد نہم مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۳۲ جلد دوم، طحاوی صفحہ ۲۳۱، ۲۳۳ جلد اول، ترمذی صفحہ ۱۱۷ جلد اول۔

عید اور جمعہ ایک دن ہوں تو جمعہ پڑھنا فرض ہی ہوگا

کسی دن عید اور جمعہ کی نماز اکٹھے ہو جائیں تو اس دن جمعہ کی نماز ساقط نہیں ہوتی اس کا پڑھنا فرض ہی رہتا ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری صفحہ ۸۳۵ جلد دوم، موطا امام مالک صفحہ ۱۶۵، کتاب الام صفحہ ۲۳۹ جلد اول، ترمذی صفحہ ۱۱۹ جلد اول، نسائی ۱۷۸ جلد اول، جامع الصغیر صفحہ ۱۱۳، زرقانی علی الموطا امام مالک صفحہ ۳۶۲ جلد اول البنایہ شرح الھدایہ صفحہ ۱۰۱۹ جلد دوم، المحلی لابن حزم صفحہ ۹۳ جلد سوم۔

عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں چھ ہیں

ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۴۳۸، ۴۳۹ جلد دوم، ابوداؤد صفحہ ۱۶۳ جلد اول، مسند احمد صفحہ ۴۱۶ جلد چہارم، طحاوی صفحہ ۳۳۳ جلد اول، ۴۴۰ جلد دوم (دو حدیث) مصنف عبدالرزاق صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴ جلد سوم، صفحہ ۳۰۴ جلد نہم، معجم کبیر للطبرانی صفحہ ۳۰۵ جلد نہم، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۷۵ جلد دوم، غیر مقلدین جو ۱۲ تکبیرات کہتے ہیں اس کے ثبوت میں ان کے پاس ایک بھی صحیح صریح مرفوع حدیث نہیں

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں باقی میں نہیں

ترمذی صفحہ ۲۰۶ جلد اول، دارقطنی صفحہ ۷۵ جلد دوم، بیہقی صفحہ ۳۸ جلد چہارم مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۶، ۲۹۷ جلد سوم، المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۱۷۶ جلد اول المحلی صفحہ ۱۸۱ جلد سوم، نیل الاوطار از قاضی شوکانی غیر مقلد صفحہ ۶۷ جلد چہارم۔

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بطور قراۃ پڑھنا جائز نہیں

ملاحظہ ہو ابو داؤد صفحہ ۱۰۰ جلد دوم، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹، موطا امام مالک صفحہ ۲۰۹

۲۱۰ جلد اول، بدائع الصنائع صفحہ ۳۱۳ جلد اول، مغنی ابن قدامہ صفحہ ۴۸۵ جلد دوم مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۵، ۲۹۸، ۲۹۹ جلد سوم (گیارہ احادیث) مصنف عبد الرزاق صفحہ ۴۹۱ جلد سوم، نسائی صفحہ ۲۱۸ جلد اول (دو احادیث) المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۱۷۴ جلد اول، زاد المعاد صفحہ ۱۴۱ جلد اول میں ہے فاتحہ پڑھنے والی حدیث کی سند صحیح نہیں

نماز جنازہ میں دعائیں وغیرہ آہستہ آواز سے پڑھنی چاہئیں

ملاحظہ ہو۔ نسائی صفحہ ۲۱۸ جلد اول، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹، مسند احمد صفحہ ۳۵۷ جلد سوم التلخیص الحبیر صفحہ ۱۲۲ جلد دوم، نووی شرح مسلم صفحہ ۳۱۱ جلد اول المغنی لابن قدامہ صفحہ ۴۸۶ جلد دوم، نیل الاوطار للشوکانی غیر مقلد صفحہ ۶۶ جلد چہارم۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

ملاحظہ ہو۔ ابو داؤد صفحہ ۹۸ جلد دوم، ابن ماجہ صفحہ ۱۱۰، مصنف عبد الرزاق صفحہ ۵۲۵، ۵۲۷ جلد سوم، منحۃ المعبود فی ترتیب مسند ابی داؤد الطیالسی صفحہ ۱۶۵ جلد اول، مصنف ابی شیبہ صفحہ ۳۶۴، ۳۶۵ جلد سوم، سنن کبریٰ للبیہقی صفحہ ۴۳۵ جلد دوم، مسلم صفحہ ۳۱۳ جلد اول، وفاء الوفا صفحہ ۵۳۱ جلد دوم بخاری صفحہ ۱۷۷ جلد اول المدونۃ الکبریٰ صفحہ ۱۷۷ جلد اول، مؤطا امام محمد صفحہ ۱۶۵، زاد المعاد از ابن قیم صفحہ ۱۴۰ جلد اول۔

نماز جنازہ کے فوت ہو جانے کے ڈر سے تیمم جائز ہے

ملاحظہ ہو۔ دارقطنی، بیہقی فی المعرفۃ، ابن عدی، مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ زجاجہ صفحہ ۱۳۹۔

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے

ملاحظہ ہو۔ابو داؤد صفحہ ۱۰۰ جلد دوم،ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹، البدائع الصنائع صفحہ ۳۱۱ جلد اول،مظاہر حق جلد پنجم جلد رابع،بحث اسماء الرجال مطبوعہ شیخ غلام علی لاہور صفحہ ۸۳،اشعۃ اللمعات صفحہ ۶۸۶ جلد اول، فتح القدیر، مواہب اللدنیہ،مرقاۃ شرح مشکوۃ، منتخب کنز العمال کتاب الجنائز، کشف الغمہ للشعرانی طبع مصر صفحہ ۱۶ جلد دوم،عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶ جلد پنجم فتح الباری شرح بخاری صفحہ ۳۶۹ جلد چہارم،مبسوط از شمس الائمہ امام سرخسی صفحہ ۶۷ جلد دوم،مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۳۲ جلد سوم،بیہقی ،زاد الآخرۃ نہر الفائق ،بحر زخار[1] شرح الصدور صفحہ ۵۳، مفتاح الصلوۃ صفحہ ۱۲ عالمگیری اردو صفحہ ۲۸۸ جلد اول،جلاء الافہام از ابن قیم جوزی مترجم صفحہ ۲۱۷۔

اذان میں حضور علیہ الصلوۃ و السلام کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔

حاشیہ تفسیر جلالین اصح المطابع صفحہ ۳۵۷،تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱۰ جلد دوم ۲۲۹،۲۲۸ جلد ہفتم،مضمرات،صلوۃ مسعودی ،مقاصد حسنہ صفحہ ۳۸۲،۳۸۳،۳۸۴ (چار احادیث) موضوعات کبیر صفحہ ۱۰۸ از علامہ علی قاری،طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۲۲ طبع مصر ، ردالمحتار صفحہ ۲۷۰ جلد اول،شرح نقایہ، فتاویٰ مولانا

[1]: البحر الزخار المعروف بہ مسند البزار تصنیف امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار (المتوفی ۲۹۲ھ)

ابو جلیل فیضی غفرلہ

جمال بن عبداللہ عمر مکی، تکملہ مجمع بحار الانوار صفحہ ۵۱۱ جلد سوم، کفایت الطالب الربانی صفحہ ۱۶۹ جلد اول، اعانت الطالبین صفحہ ۲۴۷، شرح کفایت الطالب الربانی صفحہ ۱۷ جلد اول، فتاویٰ جواہر فتاویٰ سراج المنیر، فتاویٰ مفتاح الجنان نعم الانتباہ منیر العینین صفحہ ۱۴۳، انجیل بر نباس صفحہ ۶۰، ۶۱، خصائص کبریٰ صفحہ ۱۶ جلد اول، سیرۃ حلبیہ صفحہ ۸۰ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ صفحہ ۴۲ جلد چہارم نزھۃ المجالس صفحہ ۸۹ جلد اول، تاریخ خمیس، مثنوی شریف دفتر اول صفحہ ۲۶، امام مسجد نبوی حضرت شمس الدین محمد بن صالح مدنی نے اپنی تاریخ میں اسے جائز لکھا، فتاویٰ عبدالحیٔ صفحہ ۴۳ جلد سوم کنز العباد، فتاویٰ صوفیہ، کتاب الفردوس قہستانی، حواشی بحر الرائق ارشاد الطالبین، قرآن خوانی، شرح تحفہ نصائح صفحہ ۱۶، جواھر الجلالی حاشیہ زلیخا جامی از علامہ محمد خطاب، شرح زلیخا جامی از گھلوی صفحہ ۱۹، قصص الانبیاء، پکی روٹی صفحہ ۱۷، علم الفقہ از عبدالشکور لکھنوی دیو بندی (عبدالستار تونسوی کا استاد) صفحہ ۱۴۳ جلد دوم، تذکرۃ الموضوعات، محیط خزانۃ الروایات، مقدمہ الصلوٰۃ تہذیب الصلاۃ، جواہر مجددیہ، بستان المحدثین، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

قنوت فجر بدعت ہے

ملاحظہ ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰۸ جلد دوم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عرصہ پڑھی پھر ترک فرمادی یہ سنت متروکہ ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری، مسلم صفحہ ۲۳۷، جامع المسانید صفحہ ۳۲۴، ۳۳۰ وتروں کے سوا حضور علیہ السلام نے کبھی قنوت نہیں پڑھی ملاحظہ ہو طحاوی صفحہ ۱۷۳، ۱۶۹، جامع المسانید صفحہ ۳۲۴۔

قنوت فجر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملاحظہ ہو ابن ماجہ۔

طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ ہر نفل ممنوع ہے

ملاحظہ ہو۔ صحیح مسلم صفحہ ۲۷۰ جلد اول، طبرانی، نصب الرایہ صفحہ ۲۵۶ ابن ابی شیبہ، معارف السنن صفحہ ۱۲۵۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا مانگنا حکم رسول ﷺ ہے

ملاحظہ ہو صحیح مسلم، نسائی، تبلیغی نصاب دیوبندی، بہشتی زیور تھانوی دیوبندی علم الفقہ از عبدالشکور لکھنوی دیوبندی، شامی وغیرہ۔

عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے

ملاحظہ ہو۔ جامع الصغیر صفحہ ۲۱ جلد دوم، کنز العمال صفحہ ۱۸ جلد ہشتم۔

ننگے سر نماز پڑھنا درست نہیں

فتاویٰ علمائے اہل حدیث صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹ جلد چہارم، الاعتصام جلد ۱۱ شمارہ نمبر ۱۸ اہل حدیث، فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۲۲۵ جلد اول، فتاویٰ ستاریہ صفحہ ۵۹ جلد سوم۔

افسوس ہے ان پر جو اپنے ہی علماء کے فتووں کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

دفن کے بعد قبر پر اجتماعی دعا وذکر کرنا وغیرہ جائز ہے

صحیح مسلم صفحہ ۳۱۳ جلد اول۔

قبر پر اذان کہنا جائز ہے

ملاحظہ ہو۔ ردالمحتار، بوادر النوادر صفحہ ۷۸ از تھانوی۔

کفنی لکھنا جائز ہے

نوادر الاصول صفحہ ۲۱۷ از حکیم ترمذی، فتاویٰ کبریٰ للمکی باب الجنائز صفحہ ۱۲ جلد دوم، درمختار باب صلاۃ الجنائز صفحہ ۱۲۶ جلد اول، فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۲۷۹ جلد ششم طبع پشاور۔

جنازہ کے آگے کلمہ پڑھنا جائز ہے

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ صفحہ ۲۰۹، ۲۰۸ جلد دوم، لواقح الانوار القدسیہ للشعرانی، عہود المشائخ للشعرانی۔

یک دم تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوں گی

ملاحظہ ہو۔ تفسیر صاوی، نووی شرح مسلم، بیہقی صفحہ ۳۳۶ جلد ہفتم طبرانی، ابو داؤد، تفسیر روح المعانی، غیر مقلدین کی پیش کردہ صحیح مسلم والی حدیث منسوخ ہے۔ ابو داؤد اور بیہقی والی روایت ضعیف اور مجہول لوگوں سے مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق ایک ہی دی تھی تین والی روایات ضعیف ہیں۔ سوائے ابن تیمیہ کے کوئی بھی تین طلاقوں کو ایک نہیں مانتا۔

ثنا میں جل ثناء ک کا ثبوت

ملاحظہ ہو۔ کتاب الفردوس مصنفہ حافظ الحدیث ابن شجاع [1] مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن عباس سے روایت ہے جس میں جل ثناء ک والی ثنا درج ہے۔

---

[1]: امام ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی (المتوفیٰ ۵۰۹ھ) کتاب کا پورا نام اس طرح ہے الفردوس بمأثور الخطاب ابو الجلیل فیضی غفرلہ

ادعیہ ماثورہ پر اگر زائد دعا پڑھی جائے جائز ہے

ملاحظہ ہو۔ غیر مقلدین کا فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۳۰۲ جلد دوم، عون المعبود شرح ابی داؤد صفحہ ۴۰۹ جلد چہارم۔

نماز کے بعد امام کا منہ پھیرنا جائز ہے

ملاحظہ ہو بخاری صفحہ ۱۱۷ جلد اول، مسلم ۲۴۷ جلد اول۔

سلام پھیرنے کے بعد ذکر کرنا جائز ہے

ملاحظہ ہو مشکوۃ صفحہ ۸۲، ۸۸، بخاری، مسلم وغیرہ۔

حنفیوں والی دعائے قنوت کا ثبوت

مندرجہ ذیل کتب میں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰۱ جلد دوم، ابو داؤد نصب الرایہ صفحہ ۱۳۲ جلد دوم۔